ایک جانور میں واجب کے ساتھ نفل قربانی کا بھی ایک حصہ رکھنا جائز ہے

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں، کہ زید نے ایک بڑے جانور میں اپنے لئے ایک حصہ رکھا ہے اور اسی جانور میں ایک حصہ اپنے مرحوم والد کیلئے نفل کی نیت سے رکھا ہے، شریعت کی رو سے ایک ہی جانور میں اپنے واجب حصہ کیساتھ نفل کا حصہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ زید کا مؤقف ہے کہ جس جانور میں ایک حصہ واجب رکھا ہو اسمیں دوسرا نفلی حصہ رکھنا درست نہیں، اگر رکھ لیا تو واجب حصہ ادا ہو جائیگا لیکن نفلی حصہ ادا نہ ہوگا، اور بکر کا مؤقف ہے کہ واجب حصہ کیساتھ نفلی قربانی کا حصہ بھی ادا ہو جائیگا، جمہور فقہائے احناف کے نزدیک مفتیٰ بہ قول کیا ہے؟

مستفتی: حافظ دلاور کوہاٹی

الجواب حامداً ومصلیاً

قربانی کی جانور میں ہر اس آدمی کی شرکت جائز ہے جسکا ارادہ قربت (ثواب) کا ہو لہذا مذکورہ صورت میں مفتیٰ بہ قول کے مطابق اپنے لئے حصہ رکھنے کے ساتھ اپنے مرحوم والد کیلئے نفل کی نیت سے حصہ رکھنا جائز ہے لہذا بکر کا مؤقف صحیح اور زید کا غلط ہے۔

لمافی الھندیة(۳۰۴/۵،طبع:رشیدیة)

ولو أرادوا القربة الأضحيّة أوغيرها من القرب أجزأهم سواء كانت القربة واجبةً أوتطوّعاًأووجب على البعض دون البعض وسواء اتّفقت جهات القربة أواختلفت بأن أرادبعضهم الأضحيّة وبعضهم جزاء الصيدوبعضهم هدى الاحصاروبعضهم كفارة عن شيء أصابه فى احرامه وبعضهم هدى التطوّع وبعضهم دم المتعة أوالقِران وهٰذاقول أصحابنا الثلاثة رحمهم الله تعالىٰ۔

لمافی مجمع الأنهُر(۱۷۳/۴،طبع:منار کوئٹه)

(وكذا)صحّ (لوذبح بدنةًعن أضحيّة ومتعة وقِران)مع اختلاف جهات قربتهم عندنالاتّحادالمقصودوهوالقربة۔

لمافی الشامیة(۳۲۶/۶،طبع:ایچ ایم سعید)

[تنبيه]قدعلم أنّ الشرط قصدالقربة عن الكلّ ....وشمّل مالوكانت القربة واجبة على الكلّ أوالبعض اتّفقت جهاتهاأولا،كأضحيّة واحصاروجزاء صيدوحلق ومتعة وقِران خلافاًلزفرؒلأنّ المقصودمن الكلّ القربة۔

لمافی التاتارخانية(۴۵۲/۱۷،طبع:رشيدية)

وان نوىٰ بعض الشركاء التطوّع وبعضهم أضحيّة العام الماضى صارديناًعليه وبعضهم الأضحيّة الواجبة عن عامه ذٰلك جازالكلّ۔

لمافی مجمع الأنهُر(۱۷۳/۴،طبع:منار کوئٹه)

وان مات أحدالسبعة وقال ورثته :اذبحوهاعنكم وعنه صحّ(قوله صحّ)ذبحهااستحساناًعن الجميع لوجودقصدالقربة من الكلّ والتضحيّة عن الغيرعرفت قربة لأنّه عليه الصلاة والسلام ضحّىٰ عن أمّته۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: عطاء اللہ چمنی

دارالافتاء والتحقیق ابوبکر صدیق مسجد ڈیفنس فیز ۲ کراچی

فتوی نمبر: ۶۷۹۲

الجواب صحیح

مفتی عبدالرحمٰن عفا اللہ عنہ

۷ اصفر الخیر ۱۴۴۱ھ